© rasailojaraid.com

Gun and Political Development in the Sub-continent [بندوق اور برعظیم میں سیاسی ارتقا]، بریگیڈیر (ر) شمس الحق قاضی۔ ناشر: شہریار پبلی کیشنز، سی اے ۵۸، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی۔ صفحات: ۲۴۹۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

عسکری امور کے ماہر اور سیاسی وسماجی تجزیہ نگار کی حیثیت سے جناب شمس الحق قاضی کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ وہ ان معدودے چند فوجی افسروں میں سے ہیں جو پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ، اپنے علمی اور تاریخی ورثے سے بھی بخوبی آگاہی رکھتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ کہ وہ قومی وملّی شعور اور دینی جذبے سے بھی سرشار ہیں۔ قاضی صاحب موصوف ملک وملّت کے مسائل پر برابر سوچ بچار کرتے ہیں اور اپنے مطالعے اور نتائجِ فکروتحقیق سے اہلِ ملک وملّت کو بواسطہ قلم وقرطاس باخبر رکھنے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔

زیرنظر کتاب اُن کی برسوں کی علمی تحقیق کا حاصل ہے۔ اس میں بارود کی ایجاد سے لے کر جدید زمانے کی توپوں اور میزائلوں تک کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ بارود کا استعمال حربی تاریخ میں ایک بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ سب سے پہلے مسلمانوں نے عیسائیوں کے خلاف باقاعدہ توپ خانہ استعمال کیا۔ جدید دور کی راکٹ سازی سلطان حیدرعلی والیِ میسور کی مرہونِ منت ہے۔ اس سے پہلے مسلمان منجنیق کا کامیاب تجربہ کر چکے تھے جسے انگریزی میں مشین کا نام دیا گیا۔

مغلوں کے بعد سکھوں نے توپ خانے سے کیسے فائدہ اٹھایا؟ اور چھوٹی بڑی توپوں نے بسااوقات کسی لڑائی میں کیسے پانسا پلٹ دیا؟ قاضی صاحب نے تاریخی حوالوں کے ساتھ زیرِنظر کتاب میں اس کی پوری تفصیل پیش کی ہے۔ تاہم یہ کتاب خشک، فنی حقائق یا فقط بندوق وبارود کے کوائف پر مشتمل نہیں بلکہ برعظیم کے سیاسی مدوجزر کا ایک روشن آئینہ بھی ہے۔ خصوصاً اس تناظر میں کہ توپ خانے اور جنگی ہتھیاروں نے کس طرح سیاست کے نشیب وفراز کو متاثر کیا۔ مصنف یہ بھی بتاتے ہیں کہ مدمقابل پر غلبے اور اسے شکست دینے کا انحصار محض توپوں اور دیگر جنگی ہتھیاروں پر نہیں ہوتا بلکہ اصل چیز وہ عسکری روح ہے جو کسی فوج کے جسم وجان میں سرایت کر کے اسے فتح سے ہم کنار کرتی ہے۔ انھوں نے مثالیں دے کر بتایا ہے کہ مغلوں کے زوال میں بنیادی کردار فوجی افسروں کی آرام طلبی، بزدلی اور غداری کا تھا۔

© rasailojaraid.com